آئی او ایس خبرنامہ

جلد: ۱۳ شمارہ: ۱ جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء/ ذی قعدہ تا محرم الحرام ۳۵-۱۴۳۴ھ

قیمت: ۵ روپیے

آئی او ایس کیلنڈر کے ذریعے ملک وملت سے متعلق ایشوز کو گھر گھر پہنچاتا ہے- پروفیسر حسینہ حاشیہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں شعبہ جغرافیہ کی پروفیسر حسینہ حاشیہ کا تعلق ریاست کشمیر کے شہر سری نگر سے ہے۔ ابتدائی تعلیم سے لیکر گریجویشن تک کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے جغرافیہ میں پوسٹ گریجویٹ کیا اور پھر جامعہ ملیہ اسلامیہ سے پی ایچ ڈی کرنے کے بعد وہیں ریڈر کی حیثیت سے تقرر ہوگیا۔ 2002 میں پرموشن پاکر پروفیسر ہوگئیں۔ اس دوران میں جامعہ کی پراکٹورل ٹیم میں کام کیا اور اسٹوڈنٹس یونین میں بحیثیت ایڈوائزر خدمات انجام دیں۔ ہندستانی مسلمانوں کی صورتِ حال بشمول مسلم خواتین اور ان کے ایمپاورمنٹ پر تقریباً آدھا درجن کتابیں لکھ چکی پروفیسر حسینہ حاشیہ نے ملک وبیرون کے تعلیمی اداروں میں مختلف موضوعات کے تحت مقالے پڑھے اور بین الاقوامی کانفرنسوں نیز ورکشاپ میں شرکت کی۔ پروفیسر حسینہ حاشیہ ملک کی مختلف خواتین تنظیموں بہ شمول آل انڈیا ملی کونسل وابستہ اور ان کے حقوق کے لیے سرگرم ہیں۔ 1999 میں انھیں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے رکن بنایا اور خواتین کے مسائل پر پہلی بار مسلم پرسنل لاء بورڈ کی سہ روزہ کانفرنس دہلی میں ان کی کنویز شپ میں منعقد کی گئی۔ 1992 میں انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس) سے وابستگی ہوئی اور اس کی جنرل اسمبلی کی رکن بنیں۔ آئی او ایس خبرنامہ کے مدیر خورشید عالم نے ان سے مختلف پہلوؤں پر خصوصی گفتگو کی۔ ملاحظہ فرمائیں اس گفتگو کے چند اہم نکات:

سُوال: آپ آئی او ایس سے کب اور کس طرح وابستہ ہوئیں، اس سلسلے میں اگر کوئی واقعہ ہو تو بتانے کی زحمت کریں؟

جواب: 1992 کی بات ہے، میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ویمن ہاسٹل میں رہتی تھی۔ یہاں پر مجھے لڑکیوں سے پتا چلا کہ ایک مسلم آرگنائزیشن ہے، جو بہت فعال ہے اور آگے بڑھانے میں مدد کرتی ہے۔ اس بات نے مجھے مجبور کیا اور میں آئی او ایس دفتر آئی اور یہاں کے ڈائریکٹر عبد الرشید اگوان سے ملی۔ انھوں نے ایک پروجیکٹ Incidents of Divorce Among Muslim a Case Study of Delhi میں مجھے کام کرنے کا موقع دیا۔ اس طرح میں آئی او ایس سے وابستہ ہوگئی اور پھر یہاں کے کئی پروجیکٹ پر کام کیا۔ چونکہ یہاں کے پروگراموں کی نوعیت معروضی تھی اور وہ کافی معیاری تھے اس کو دیکھتے ہوئے میں نے دوسروں کو بھی یہاں آنے کی دعوت دی۔ میں خود کو خوش نصیب سمجھتی ہوں کہ مجھے ایک ایسے ادارے کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا جس سے میرے علمی اور سماجی کام کے ذوق کو تسکین ملی، یہاں میں آئی او ایس جنرل اسمبلی کی رکن بنی اور اسی کے ساتھ جغرافیہ کمیٹی اور ویمن اسٹڈیز کمیٹی کے ساتھ وابستہ ہوگئی۔

پروفیسر حسینہ حاشیہ سے مدیر خبرنامہ خورشید عالم انٹرویو کرتے ہوئے

سوال: خواتین کو ایمپاور کرنے کے حوالے سے آئی او ایس کی وہ کون سی کوششیں ہیں جن کا ہمارے نظام یا سماج پر کوئی اثرا پڑا؟

جواب: آئی او ایس کے اغراض ومقاصد میں خواتین کا ایمپاورمنٹ شامل ہے خواہ وہ تعلیمی، اقتصادی یا سیاسی ہو، خواہ خواتین کی تعلیم کے لیے۔ آئی او ایس شروع سے کام کررہا ہے اور خواتین کے اقتصادی میدان میں اسلامی اقدار کے ساتھ آگے بڑھنے کا خواہاں ہے۔ موجودہ صورتِ حال میں خواتین کا اقتصادی لحاظ سے خود کفیل ہونا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اس مقصد کے تحت آئی او ایس کمپیوٹر لرننگ سینٹر خواتین کو کمپیوٹر ٹریننگ دہلی اقلیتی کمیشن کے اشتراک سے دے رہا ہے۔ فی الوقت خواتین کو کمپیوٹر لرننگ دہلی میں دی جارہی ہے۔ چونکہ آج سے کوئی تین سال قبل جب اس پروگرام کو شروع کیا گیا تھا اس وقت اوکھلا کے اس علاقے میں کمپیوٹر سینٹر بھی کم تھے اور گھروں میں بھی کمپیوٹر کم تھے لیکن اب منظر نامہ بدل گیا ہے۔ اس علاقے میں عام طور پر ہر گھر میں کمپیوٹر آگیا ہے اور کمپیوٹر سینٹروں کی باڑھ آگئی ہے اس کی وجہ سے لڑکیوں کی تعداد میں کمی ہوتی ہے لیکن یہ منفی نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہماری کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لڑکیاں اس سے مستفید ہوں۔ اس کے پروگراموں میں ''ایجوکیشن فار آل'' شامل ہے جس کے تحت وہ پورے ملک میں کام کررہا ہے اور خواتین کے تحفظ اور ان کو ہر میدان میں اسلامی اقدار کے ساتھ آگے بڑھانے کی سمت کوشاں ہے۔

جہاں تک خواتین میں اسلامی اقدار کے فروغ کی بات ہے، 1993 سے 2000 تک دہلی کے مختلف علاقوں مثلاً: جعفرآباد، گونڈا، سیلم پور، ویلکم کالونی، چاند پور اور نظام الدین جو کہ مسلمانوں کے سلم (Slum) ایریے ہیں ان میں مختلف کیمپ لگائے اور ان کی تربیت کے پروگرام کیے۔ ان کیمپوں میں یہ بتانے اور سمجھانے کی کوشش کی کہ قرآن وسنت کی روشنی میں (بقیہ صفحہ 3 پر)

اداریہ

خواتین کا ایمپاورمنٹ ان کی عزت وتوقیر سے وابستہ ہے

خواتین کے ایمپاورمنٹ کو لیکر اکثر و بیشتر مہم چلتی ہیں۔ ان مہمات کے تحت کچھ کوششیں حکومت کے ذریعہ ہوتی ہیں تو بعض غیر سرکاری تنظیموں کی جانب سے بھی اس کی پہل کی جاتی ہے۔ ان میں مسلمانوں کا تھنک ٹینک انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس) بھی شامل ہے اس کے تحت وہ ان کے سماجی، اقتصادی اور تعلیمی ایمپاورمنٹ کے لیے کوشاں ہے۔ یہ وہ ایشوز ہیں جن پر خود حکومت کی جانب سے خصوصی توجہ مرکوز کی جاتی ہے تاکہ خواتین ایمپاور ہوسکیں اور سماج میں آگے بڑھ سکیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ اس ایمپاورمنٹ سے کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے لیکن کیا یہ ایمپاورمنٹ اس کی عزت وتوقیر کی بنیاد پر ہوگا۔ یعنی اگر خواتین اقتصادی طور پر ایمپاور ہوگئیں لیکن ان کی تعظیم اور توقیر ختم ہوگئی تو یہ بڑی بدقسمتی ہوگی۔ دونوں چیزوں کے ایک ساتھ ہونے سے ہی صحیح معنوں میں خواتین کا ایمپاورمنٹ ہوسکے گا۔

معدنی دنیا نے اس تصور کو عام کیا ہے کہ خواتین کا ایمپاورمنٹ اس کی عزت نفس کو تار تار کرنے اور اسے بازار کی چیز بنا کر پیش کرنے سے ہی ممکن ہے۔ اس تصور نے سماجی بے راہ روی میں اضافہ کیا جس کے نتیجہ میں خواتین کے خلاف جرائم کی تعداد بڑھنے لگی۔ صورتحال یہ ہے کہ خواتین کے تحفظ کے لیے جتنے قانون ہیں ان کی ناقدری اتنی ہی زیادہ ہورہی ہے اور نام نہاد مہذب دنیا اس مسئلہ کو سلجھا پانے میں ناکام ہے کہ آخر کس طرح خواتین کے خلاف ہورہے جرائم پر قابو پایا جائے۔ قوانین کے موثر نہ ہونے کے سبب اب بعض غیر مسلموں بشمول خواتین کی جانب سے یہ مطالبہ کیا جارہا ہے کہ خواتین کے خلاف جرائم کرنے والے افراد کو اسلامی سزائیں دی جائیں۔ قانون میں سزا کا مقصد خوف پیدا کرنا ہے لیکن اگر سماج میں خواتین کے پیدا کردہ تصور کو اس نہج پر ڈھال دیا جائے کہ خواتین کا ایمپاورمنٹ ان کی عزت وتوقیر سے وابستہ ہے تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ قانون کا خوف سماج میں غالب ہو۔ آئی او ایس بھی اسی تصور کو پروان چڑھانے میں یقین رکھتا ہے اور اول روز سے اس کا خواہاں ہے۔

خورشید عالم

ارشاد ربّانی

کہو! خدایا! ملک کے مالک! تو جسے چاہے، عزت بخشے اور جس کو چاہے، ذلیل کردے۔ بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں۔ بے جان میں سے جاندار کو نکالتا ہے اور جاندار میں سے بے جان کو۔ اور جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق دیتا ہے۔

(سورہ آل عمران: ۲۶، ۲۷)

ترجمہ: مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

چیف ایڈیٹر : ڈاکٹر محمد منظور عالم
ایڈیٹر : خورشید عالم
سر کولیشن منیجر : سید محمد ارشد کریم
کمپوزنگ و لے آؤٹ : نظیر الحسن

بدل اشتراک : 20 روپے سالانہ

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز
162/جوگا بائی مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی-110025
فون نمبر: 26981187, 26989253 فیکس: 26981104
E-mail: manzoor@ndf.vsnl.net.in
Website: www.iosworld.org

(صفحہ 1 کا بقیہ)

ایک پاک، صاف اور ستھرے معاشرے کی تعمیر میں ہماری کیا ذمہ داری ہے۔ نیز سماجی برائیوں کو کس طرح دور کیا جائے اس کے لیے ان میں اخلاقی قوت پیدا کرنا تا کہ وہ جہیز جیسی سماجی برائیوں کا مقابلہ کرسکیں۔ یہ پروگرام اتنے کامیاب تھے کہ اس میں صرف مسلم خواتین ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب کی خواتین بھی حصہ لیتی تھیں۔ مجھے یہ اعتراف ہے کہ میں اپنی بعض ذاتی مصروفیات کے سبب اس پروگرام کو مستقل نہیں کرسکی لیکن اب دوبارہ آئی او ایس کے بینر تلے یہ پروگرام شروع ہوگیا ہے۔ اس پروگرام کی ضرورت اس لیے اور بھی زیادہ ہے کہ دہلی کے سماج بالخصوص مسلم سماج میں ٹکنالوجی سے جڑے بہت سے مسائل اور جرائم پیدا ہوگئے ہیں جن پر بیداری لانے اور ان کے سدباب کی بہت ضرورت ہے۔ ٹکنالوجی کے غلط استعمال میں موبائل اور انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں جنھیں سائبر کرائم کہتے ہیں۔ اس جرم میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں۔ اس سے صورتِ حال کافی سنگین ہوگئی ہے اور اس کے خراب نتائج سامنے آرہے ہیں۔ خواتین کے خلاف جرائم جس میں سائبر کرائم بھی شامل ہے کی اسٹڈی پر مبنی ہمارے ڈپارٹمنٹ کی جو رپورٹ آئی ہے، وہ چونکا دینے والی ہے۔ اسی لیے ہم نے سائبر کرائم کو بھی اپنے پروگرام میں شامل کیا ہے۔

سوال: آئی او ایس کیلنڈر کو آپ نے روایت کے برخلاف ایک الگ ڈھنگ سے تیار کیا، اس کا خیال آپ کو کیسے آیا اور اس کا مقصد کیا ہے؟

جواب: آئی او ایس کیلنڈر ایک الگ ڈھنگ سے تیار کیا گیا اس کا پورا کریڈٹ آئی او ایس کے چیئرمین ڈاکٹر محمد منظور عالم کو جاتا ہے۔ یہ ان کی دماغی اپج تھی جس میں ہماری ٹیم نے رنگ بھرنے کا کام کیا۔ ڈاکٹر محمد منظور عالم نے ہمیں فیڈ بیک دیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے سماجی، تعلیمی اور اقتصادی جو ایشوز ہیں وہ ان کے سامنے آجائیں اور ہر گھر کو اس کی جانکاری کیلنڈر سے ملے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ اس روشنی میں ہماری ٹیم نے اس پر ورک آؤٹ کیا۔ اس ٹیم میں میرے علاوہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ہیڈ ڈپارٹمنٹ آف جغرافیہ پروفیسر ماجد حسین، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے پروفیسر ہاشم قریشی، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے جناب قطب الدین اور انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز کے ڈاکٹر قمر اسحاق اور ڈیزائنر محمد عثمان بھی شامل تھے۔ اس نہج پر کیلنڈر تیار کرنے کا سلسلہ 1991 سے شروع ہوا جو الحمد للہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ 2010 سے ہم نے کیلنڈر میں ایک صفحہ 'مساجد تاریخ کے آئینہ میں' شروع کیا جس میں دنیا کی مساجد کی تفصیلات کو شامل کیا ہے۔ ہر سال جب کیلنڈر کا خاکہ ہم تیار کرتے ہیں تو ہمارے سامنے موجودہ ملکی وغیر ملکی ایشوز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہ سال خواتین کے خلاف جرائم کے حوالے سے جانا جاتا ہے تو ہماری کوشش ہوگی کہ خواتین کے خلاف جہاں مختلف جرائم کے اعداد و شمار کو پیش کریں وہاں پڑوسی ممالک سے موازنہ کرکے یہ بتانے کی

پروفیسر حسینہ حاشیہ

کوشش کریں کہ خواتین کے تحفظ میں ہمارا کیا مقام ہے اور ہم کہاں کھڑے ہیں۔ 2014 کیلنڈر میں ہم نے ملک گیر سطح پر طلباء کو ملنے والی اسکالرشپ کو اعداد و شمار کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ اسی طرح دیگر ایشوز کو پیش کیا ہے تا کہ ملک کے مسائل پر عام آدمی کی نظر رہے۔ ان اعداد و شمار کو ہم نے گراف اور ملک کے نقشہ میں اس طرح سے ترتیب دیا ہے جس کی وجہ سے پڑھنے میں بوجھل محسوس نہیں ہوتے بلکہ دیکھنے میں پرکشش لگتے ہیں، اور لوگ ایک نظر میں اس کے گرویدہ ہوجاتے ہیں۔ اس لحاظ سے آئی او ایس نے عام آدمی کو جوڑنے کی کوشش کی ہے جو اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ایک تھنک ٹینک عام آدمی کے مسائل سے صرف نظر کرکے نہیں بلکہ انھیں موضوع بحث بنا کر حل کرنے کی سمت ماحول سازگار کرتا ہے۔ کیلنڈر پر ہمیں بہت مثبت ردعمل ملا ہے اور یہ تاثر عام ہے کہ کیلنڈر کے ذریعے ہمیں وہ چیزیں معلوم ہورہی ہیں جن کو ہم جانتے بھی نہیں تھے۔ اس کے پیش نظر آئی او ایس کے چیئرمین گزشتہ دو سال سے اس بات کی کوشش کررہے ہیں کہ کیلنڈر کے ذریعے ملنے والی جانکاری کو کتابی شکل میں یکجا کرکے سامنے لایا جائے تا کہ یہ محفوظ رہے اور مستقبل میں کام آسکے۔

سوال: آئی او ایس کے وہ کون سے کام ہیں جو اسے تھنک ٹینک کی صف میں کھڑا کرتے ہیں؟

جواب: آئی او ایس کی نظر ملک کے حالات پر ہے۔ اس کے بدلتے ہوئے رخ پر ہے اور آئی او ایس بروقت مختلف اہم ایشوز کو اٹھا کر اس کے لیے ایک مناسب حل کی شکل میں کچھ نہ کچھ پیش کرتا ہے چاہے وہ لیکچر کی شکل میں ہو، سمینار کی شکل میں ہو یا تبادلہ خیال کی شکل میں ہو۔ لوگوں کو ان ایشوز کے بارے میں جانکاری ہوتی ہے، دلچسپی بڑھتی ہے اور ایک عام آدمی ان ایشوز پر سوچنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اس طرح آئی او ایس ایک موثر تھنک ٹینک کا رول ادا کرتا ہے۔ آئی او ایس کا ایک مضبوط Data bank ہے جس میں ملک کی تمام اقلیتوں بالخصوص مسلم اقلیت کے تعلق سے ہر طرح کا Data موجود ہے۔ سچر کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں آئی او ایس سے ڈاٹا لیا ہے جس کا اعتراف خود راجندر سچر نے اپنی رپورٹ میں کیا ہے کہ انھوں نے 35 فیصد ڈاٹا آئی او ایس سے لیا ہے۔ اس طرح پورے ملک میں آئی او ایس ہر سطح پر خاص کر مسلمانوں کے لیے ایک رول ادا کررہا ہے۔

سوال: آپ خواتین ایشوز سے جڑی ہیں اور آئی او ایس خواتین کے حقوق کے لیے سرگرم ہے سپریم کورٹ کے اس تبصرہ کو وہ کس طرح دیکھتا ہے جس میں اس نے صاف صاف کہا ہے کہ جہیز مخالف قانون کا غلط استعمال ہورہا ہے۔

جواب: آئی او ایس خواتین کے ساتھ زیادتیوں کے خلاف کام کررہا ہے، لیکن سپریم کورٹ نے جو تبصرہ کیا ہے وہ بالکل نیا منظر نامہ ہے۔ آئی او ایس اس پر بھی غور کرے گا۔ کیونکہ اصل مسئلہ قانون سے زیادہ اس کے عمل درآمد کا ہے۔ خواتین کے تحفظ کے لیے قانون کی کمی نہیں ہے، لیکن خواتین کے خلاف زیادتیوں میں بھی کمی نہیں ہے۔ جہیز قانون کا غلط استعمال ہورہا ہے، لیکن پر غور کرتے ہوئے یہ بات ملحوظ رکھنی ہوگی کہ خواتین کے ساتھ کسی طرح کی ناانصافی نہ ہو۔ □□

ادویات اور سرجری میں ابوالقاسم زہراوی کی وراثت پر سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس

نوجوانوں کو اسلامی سرمایہ کے تحفظ اور اس کے فروغ کے لیے آگے آنا چاہیے: ڈاکٹر محمد منظور عالم

انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں ادویات اور سرجری میں ابوالقاسم زہراوی کی وراثت پر انسٹی ٹیوٹ آف آبجکیٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس)، مسلم ایجوکیشن اینڈ سوشل کلچرل آرگنائزیشن (میسکو) اور انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر (آئی آئی سی سی) کے مشترکہ تعاون سے منعقد سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس 13 سے 15 دسمبر 2013 کا افتتاح اقلیتی امور کے وزیر کے رحمان خاں نے کیا۔ ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے ماہر ادویات اور ماہرین سرجری کو خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اسلام نے دنیا کو امن کا پیغام دیا ہے اور اس میں انسانی اقدار بھی شامل ہیں۔انھوں نے کہا کہ ساتویں صدی عیسوی سے بارھویں صدی عیسویں تک پانچ سو سالوں تک اسلامی ماہرین نے قرآن اور حدیث کی تعلیمات کو دنیا میں عام کیا۔ان پانچ سو سالوں کی تاریخ میں سائنس اور فلسفہ جیسے علوم اپنی بلندیوں پر تھے۔ انھوں نے کہا کہ الزہراوی نے پچاس سال کی مدت میں جو مقام حاصل کیا وہ مختلف علوم میں دسترس رکھنے والے ماہرین صدیوں تک نہیں حاصل کر پائے۔کے رحمٰن خاں نے سوالیہ لفظوں میں کہا کہ آج مسلم دنیا کے پاس وسائل کی کمی نہیں ہے لیکن کسی سمت میں کوئی بڑا کام نہیں ہورہا ہے۔انھوں نے کہا کہ مسلمانوں کو بیدار ہوکر اپنی قیمتی وراثت کو یاد کرنا چاہیے اور اس وراثت کو زندہ رکھتے ہوئے سماج کی بھلائی کے لیے آگے آنا چاہیے۔

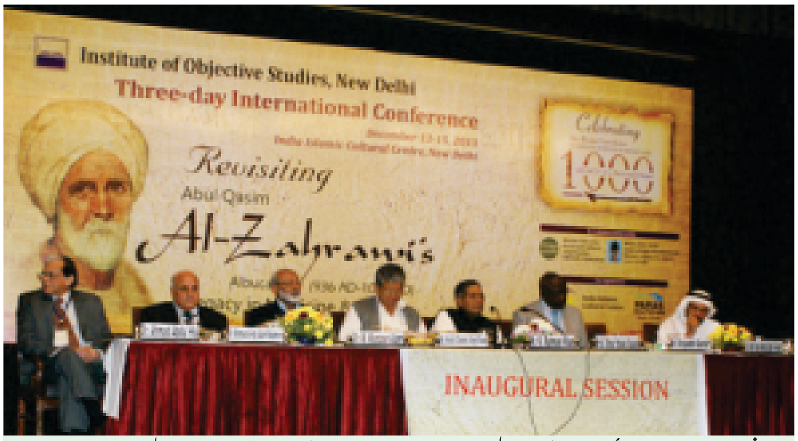

کانفرنس کا افتتاحی اجلاس دائیں سے ڈاکٹر صالح سعد عبدالقادر الانصاری، پروفیسر عمر حسن کسولے، کے رحمٰن خاں، ہریش راوت، ڈاکٹر محمد منظور عالم، ڈاکٹر محمود الحاج قاسم محمد اور ڈاکٹر احمد عبدالحی

اپنے خصوصی خطاب میں مرکزی وزیر برائے آبی وسائل ہریش چندر سنگھ راوت نے کہا کہ اسلامی تہذیب کا قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ مسلمانوں نے مختلف تہذیبوں اور روایتوں کے بیچ ثالث و مذاکرہ کار کی حیثیت سے سائنسی معلومات وٹکنالوجی کو دور تک پھیلانے کا کام کیا ہے۔ یونانی سائنس وفلسفہ، ہندستانی طب و ریاضیات، یورپی اور رومن ٹکنالوجی اور فارسی ادبی اہلیت اور سیاسی بصیرت سمیت قدیم وراثتوں کے ربط آنے پر مسلمانوں نے اس کا باریکی سے تجزیہ کرکے انھیں اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے دنیا کے ایک بڑے حصے تک پہونچایا۔ ہریش راوت نے کہا کہ اللہ نے سب کو ایک جیسا پیدا کیا ہے لیکن پھر بھی لوگ آپس میں تنازع پیدا کرتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔انھوں نے کہا کہ اسلام نے مساوات اور انسانی رواداری پر زور دیا ہے۔انھوں نے کہا کہ ثقافت کا کوئی ایک پہلو نہیں ہے بلکہ اس کے تمام پہلو ہیں جنھیں یکجا کرنے کی ضرورت ہے۔انھوں نے کہا کہ ہمیں تفریق سے دور رہ کر اتحاد کی بات، اسی طرح کرنا چاہیے جس طرح جسم کے کسی حصے کو اس سے کسی طرح الگ نہیں کیا جاسکتا۔

پاور پوائنٹ کے ذریعے اپنے کلیدی خطبہ میں حی میڈی کیئر اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پٹنہ کے ایم ڈی ڈاکٹر احمد عبدالحی نے کہا کہ اسلامی طریقۂ علاج میں اسلامی اسکالروں کا اہم رول رہا ہے۔انھوں نے کہا کہ قرآن اور پیغمبر اسلام کی تعلیمات سے روشنی ملتی ہے اور اسی روشنی میں میڈیکل سائنس کو توہم پرستی سے باہر نکال کر اسے جدید طرز کا حامل بنایا گیا۔ڈاکٹر عبدالحی نے کہا کہ ہم میں سے کچھ لوگوں کو یہ حیرت انگیز لگ سکتا ہے کہ اسلامی طریقہ علاج بوڑھے حکیموں تک ہی محدود ہے اور اس کے علاج میں صرف جڑی بوٹیاں ہیں۔لوگ یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ یہ قرآن اور حدیث میں حفظان صحت سے متعلق تعلیمات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس میں ادویات بھی شامل ہے۔

آئی او ایس کے چیئرمین ڈاکٹر محمد منظور عالم نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ عظیم انسان، جس نے طب، جراحت، جراحت عظام، طب تولید، دواسازی، طب دندان اور درستیِ اعضاء کے میدان میں ٹکسالی اور لازوال خدمات انجام دیں، اسلامی تہذیبی ورثہ کے ایک نہایت اہم پہلو کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہمارا ورثہ، جو حسنِ اتفاق سے وسیع عالمی انسانی ورثہ کے مہتم بالشان عنصر کی حیثیت کا حامل ہے، ہمیں بے حد عزیز ہے؛ اس ورثہ کی بقا اور اس کی بنیاد پر تہذیبی تعمیر آئی او ایس کی دیرینہ قلبی آرزو رہی ہے۔ آئی او ایس کا باوقار شاہ ولی اللہ ایوارڈ اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ہم ہندستان میں الزہراوی کے میوزیم کے قیام پر بھی غور کرتے رہے ہیں، جسے ان کے بیشتر کاموں کے نسخوں، ان کے جراحتی آلات کے نقول، ان کے نقشوں کی ہو بہو نسخوں اور یادگاری اشیاء سے آراستہ کیا جائے۔ یہ مرحلہ دراصل ہمارے لیے ایک منصوبہ بندی کا مرحلہ ہے جس کا مقصد بیش قیمت ورثہ کا تحفظ ہے۔

اس موقع پر کنگ فہد میڈیکل سیٹی ریاض کے سینئر میڈیسن فیکلٹی پروفیسر عمر حسن کسولے نے صدارتی خطاب دیا، جبکہ دیگر اظہار خیال کرنے والوں میں کانفرنس کے مہمانِ ذی وقار عراقی میڈکل ایسوسی ایشن کے صدر، عرب اور مسلم میڈکل تاریخ کے مصنف ڈاکٹر محمود الحاج قاسم محمد، ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ ریاض کی اسلامک میڈیکل کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر صالح سعد عبدالقادر الانصاری اور انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کے صدر سراج الدین قریشی شامل ہیں۔

کانفرنس کے دوسرے دن ایک اجلاس بعنوان ''میڈیسن اور سرجری میں زہراوی کی خدمات میں اسلامی اقدار'' پر مبنی پینل ڈسکشن میں حصہ لیتے ہوئے اسلامک فقہ اکیڈمی کے جنرل سکریٹری مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے کہا کہ قرآن کریم اور احادیث کی تعلیمات ایسی ٹکنالوجی اور وسائل وایجادات کو بڑھاوا دینے پر زور دیتی ہیں جو انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے ہو۔

مسلم ایجوکیشن اینڈ سوشل کلچرل آرگنائزیشن (میسکو) حیدرآباد کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد افتخار الدین نے کہا کہ آج دنیا میں مسلمانوں کی آبادی کروڑوں میں ہے اور لاکھوں کی تعداد میں سائنس، سرجری اور دیگر میدانوں میں کام کر رہے ہیں لیکن الزہراوی جیسے گونا گوں خصوصیات والا کوئی دیکھائی نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے پاس دولت اور علم بھی ہے لیکن شاید اللہ سے تعلق ٹوٹ گیا ہے اس پر ہمیں پوری سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے اور اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا چاہیے۔ تاکہ ہم دنیا وآخرت میں سرخرو ہوسکے۔

اپنے افتتاحی خطاب میں انٹیگرل یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی الندوی نے الزہراوی کی ادویات اور سرجری کے میدان میں کئے گئے کاموں کو اسلامی تاریخ کا ایک سنہرا باب بتاتے ہوئے نئی نسل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ آگے بڑھیں اور قرآن وحدیث کی روشنی میں سائنس وٹکنالوجی کے میدان میں اپنی تحقیق وجستجو کریں۔ اس موقع پر ابن سینا اکیڈمی آف میڈیکل میڈیسن اور سائنسز کے بانی صدر پروفیسر حکیم سید ظل الرحمان اور آل انڈیا ملی کونسل کے صدر مولانا عبداللہ مغیثی وغیرہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

کانفرنس کے دوسرے دن کئی اہم موضوعات پر متوازی اجلاس بھی ہوئے۔ جس میں تاریخ ادویات، طب یونانی، اسلامی تناظر، دنت سازی، سرجری کا طریقہ اور آلات جیسے اہم عنوانات پر مقالے پیش کئے گئے۔ جدید ادویات اور جراحت میں الزہراوی کا طریقہ علاج اور جراحت کے طور طریقہ اور آلات کی اہمیت کے موضوع پر بزنس سیشن ہوا جس میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج کے شعبہ جراحت کے پروفیسر ایم امان اللہ خان اور عراق میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر محمود الحاج قاسم محمد اور سی سی آر یو ایم کے سابق ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر سید محمد حسان نگرامی نے اپنے مقالے پیش کئے۔ ڈاکٹر حسان نے اپنے پاور پوائنٹ میں زہراوی کے ذریعہ ایجاد کردہ آلات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے خاص طور سے طب جدید میں اپنائے گئے زہراوی کے آلات کی نمائش کی اور زہراوی کی کتاب التصریف کے حوالے سے زہراوی کے 200 آلات اور ان کے طب جدید میں مواقع استعمال کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ زیادہ تر جدید آلات زہراوی نے ہی ترتیب دیئے ہیں۔

کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جسٹس ایم ایس اے صدیقی چیئرمین نیشنل کمیشن فار مانا رٹیز ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن نے کہا کہ اس وقت دنیا میں 58 مسلم ممالک ہیں جن کی کل آبادی ڈیڑھ ارب کے قریب ہے اور 75 فیصدی قدرتی وسائل پر ان کا قبضہ ہے لیکن وہ ابھی تک ایک ایسی یونیورسٹی قائم نہیں کر سکے ہیں جن کا شمار دنیا کی اہم ترین اداروں میں ہو۔ انہوں نے کہا کہ ساتویں صدی آتے آتے کچھ ایسے لوگ پیدا ہوگئے جنہوں نے صرف تفریق پیدا کی۔ انہوں نے کہا کہ اپنی غفلت کی وجہ سے سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں آگے نہیں بڑھ پائے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن نے ہمیں ایسا سرمایہ دیا ہے جس کے ذریعہ ہم سائنس کے میدان میں بہت آگے بڑھ سکتے ہیں۔ پروفیسر ولیئم برون کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قرآنی آیات کی روشنی میں یہ ثابت کیا تھا کہ پیڑ پودے ترنگیں چھوڑتے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہمیں اپنی ثقافت کو محفوظ رکھنا ہوگا۔

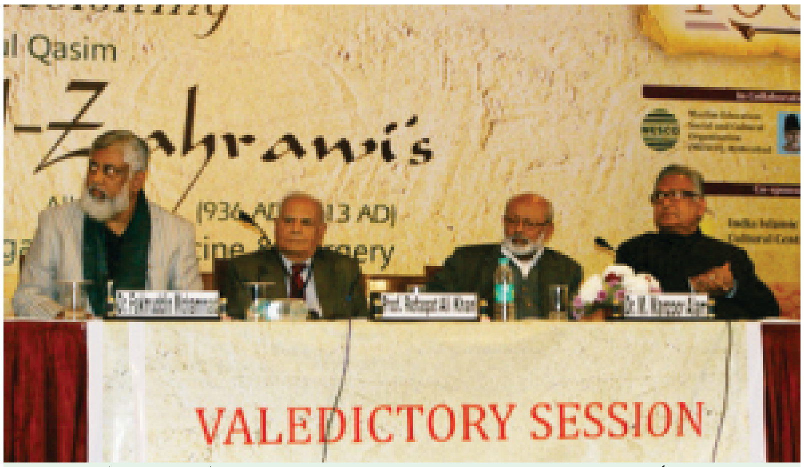

اختتامی اجلاس دائیں سے: جسٹس ایم ایس اے صدیقی، ڈاکٹر محمد منظور عالم، پروفیسر رفاقت علی خاں اور ڈاکٹر فخرالدین محمد

اجلاس کی صدارت کر رہے آئی او ایس چیئرمین ڈاکٹر محمد منظور عالم نے کہا کہ ہمیں مل جل کر کام کرنا ہوگا۔ ہر ایک ماہر کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ ہر فن میں مہارت رکھتا ہو لیکن مختلف فنون میں مہارت رکھنے والے لوگ اگر متحد ہوجائیں تو ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے عرب ممالک سے آئے ہوئے مندوبین سے درخواست کی کہ وہ اپنے یہاں محفوظ اسلامی سرمایہ انہیں دستیاب کرائیں تاکہ وہ انگریزی سمیت دوسری ہندوستانی زبانوں میں ان کا ترجمہ کرا کر زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہونچا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ''کمال یہ نہیں ہے کہ بارش کتنی ہوئی ہے کمال یہ ہے کہ پہلا قطرہ کون بنا''۔ انہوں نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اسلامی سرمایہ کے تحفظ اور اسے فروغ دینے کے لیے آگے آنا چاہیے۔

کانفرنس کے آرگنائزنگ سکریٹری اور میسکو کے اعزازی سکریٹری ڈاکٹر فخر الدین محمد نے قرارداد پیش کی۔ جسے مندوبین نے اتفاق رائے سے منظور کیا۔ ان قراردادوں میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ الزہراوی کے ایک ہزار سال پورے ہونے پر ان پر ڈاک ٹکٹ جاری کیا جائے۔ ملک میں قائم 6 آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں سے ایک کو ابوالقاسم زہراوی کے نام سے منسوب کیا جائے۔ زہراوی کے طریقہ سرجری میں استعمال ہوئے آلات، نسخے ودیگر نادر ونایاب اشیاء پر مبنی ایک میوزیم قائم کیا جائے۔ 2014 میں ایک ہزار ایک سال ہونے پر ایک نمائش کا اہتمام کیا جائے جس میں لندن سے اسلامک ہیریٹیج ''1001 انونشن'' کو ہندوستان میں شرکت کی اجازت دی جائے۔ یہ نمائش دہلی، کولکاتہ، چنئی، حیدرآباد، بنگلور، جے پور وغیرہ میں اکتوبر سے دسمبر 2014 کے دوران لگائی جائے۔ میڈیکل نصاب میں الزہراوی کو شامل کیا جائے اور ملک کے مختلف کالجوں میں لیکچرس، ایوارڈس اور اسکالرشپ کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ اس کے علاوہ ادارے کے لیے تجویز کیا گیا ہے کہ ہر تین سال پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے نیز تاریخ طب، میڈیسن، سوشل سائنس، ٹکنالوجی اور سائنسز میں تحقیق کرائے جائے۔

چار سو کروڑ روپے سے نیشنل وقف ڈیولپمنٹ کارپوریشن عنقریب کام شروع کردے گا: کے رحمٰن خاں

”وقف ترمیمی ایکٹ 2013 کا انسانی فلاح و بہبود پر اس کے اثرات“ کے موضوع پر انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس) کے زیر اہتمام آئی او ایس کے کانفرنس روم میں 7 جنوری 2014 کو منعقدہ ایک مباحثے میں حصہ لیتے ہوئے اقلیتی وزارت کے مرکزی وزیر جناب کے رحمٰن خاں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں پاس شدہ ایکٹ ایک مکمل قانون کی حیثیت رکھتا ہے، جس سے قوم کی فلاح و بہبود یقینی بنائی جا سکتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ وقف قانون پر مشورہ دینے کے لیے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی (جے پی سی) اور مختلف اداروں کی تجاویز کو اس ایکٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ اسے اور مؤثر بنانے کے لیے مستقبل میں آنے والی دیگر تجاویز کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انھوں نے کہا کہ اس سے پہلے بھی اوقاف جائداد کو مستحکم بنانے کے لیے کوششیں کی گئی تھیں لیکن صوبائی سرکاروں سے تعاون نہ ملنے کے سبب اس میں کامیابی نہیں ملی۔ جناب کے رحمٰن خاں نے کہا کہ 1977 میں مغربی بنگال میں اوقاف کی جائداد کی بدنظمی کے پیش نظر حکومت ہند نے جے پی سی کو قائم کیا تھا اسی سے اوقاف ایکٹ کو مزید مضبوطی دینے کے کام کا آغاز ہوا۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ وقف ترمیمی ایکٹ کو پاس کرانے کے لیے مختلف مراحل سے گذرنا پڑا۔

موجودہ ایکٹ کی خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ نئے قانون کے تحت اب وقف املاک جیسے درگاہ، خانقاہ وغیرہ کو فروخت کرنے یا اس کے گروی رکھنے پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ نئے وقف قانون میں وقف جائداد کو لیز پر دینے کی زیادہ سے زیادہ میعاد 30 برس رکھی گئی ہے اور اس مدت کو آگے نہیں بڑھایا جا سکتا۔ انھوں نے کہا کہ نئے ایکٹ کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ وقف معاملات کا نپٹارہ کرنے کے لیے ٹریبونل کو ایک رکنی کے بجائے تین رکنی کیا گیا ہے جس میں ایک رکن عدلیہ کا اور دوسرا انتظامیہ کا ہوگا۔ انتظامیہ کے سارے اختیارات سینٹرل وقف کونسل کو دیئے گئے ہیں، جن میں وقف بورڈوں کو احکامات دینے اور انہیں صلاح ومشورہ دینے کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔ نئے ایکٹ کے تحت اب اوقاف سے متعلق قانون بنانے کا حق مرکزی حکومت تک ہی محدود رکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا وقف جائداد کی تشریح کو بھی وسعت دی گئی ہے اور وقف جائداد پر ناجائز قبضوں کو قابل جرم قرار دیا گیا ہے جس کے تحت ناجائز قبضہ کرنے والوں کے خلاف دو سال تک کی سزا طے کی گئی ہے۔ جناب کے رحمٰن خاں نے کہا کہ قوم کی معاشی وسماجی ترقی کو یقینی بنانے کے لیے چار سو کروڑ روپے کی پونجی سے نیشنل وقف ڈیولپمنٹ کارپوریشن قائم کیا گیا ہے جو عنقریب کام کرنا شروع کردے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ملک بھر میں اوقاف سے سالانہ چھ ہزار کروڑ روپے کی آمدنی ہوتی ہے اور اگر وقف املاک کے کرائے کو بازار میں رائج کرائے پر دیا جائے تو اس سے موجودہ آمدنی دس گنی بڑھ جائے گی۔

اس موقع پر اپنے خطاب میں ممبئی ہائی کورٹ کے سینئر وکیل یوسف حاتم مچھالہ نے کہا کہ موجودہ وقف قانون میں متولیوں کو وقف جائداد بیچنے کا حق حاصل نہیں ہے، لیکن شریعت نے انہیں کچھ شرائط کے ساتھ اسے بیچنے کا حق دیا ہے۔ مہاراشٹر میں پھیلی وقف املاک کا ذکر کرتے ہوئے انہوں کہا کہ قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے وقف املاک کی جدید کاری نہیں ہو پا رہی ہے، جس کے نتیجے میں اس املاک کی آمدنی میں اضافہ نہیں ہو پا رہا ہے، ان کا کہنا تھا کہ واقف کی منشا کے تحت اگر کوئی وقف استعمال نہیں ہو رہا ہے تو قانونی پیچیدگیوں کے سبب اسے واقف کی منشا کے مطابق تعمیر بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ عمارتیں کافی بوسیدہ اور پرانی ہیں۔ انہوں نے وزیر موصوف سے گذارش کی کہ وہ وقف جائداد پر قابض لوگوں کی تجاویز پر بھی غور کر کے انہیں وقف قانون میں شامل کریں۔

دائیں سے سید ضمیر پاشا، جسٹس اے ایم احمدی، کے رحمٰن خاں، یوسف حاتم مچھالہ اور پروفیسر رفاقت علی خاں

پروگرام کی صدارت سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس اے ایم احمدی نے کی۔ نظامت کے فرائض سپریم کورٹ کے وکیل مشتاق احمد ایڈوکیٹ نے انجام دیئے۔ آئی او ایس کے وائس چیئر مین پروفیسر رفاقت علی خاں نے بھی اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آئی او ایس سلور جبلی تقریبات اور آئی او ایس کے ذریعہ بنائی جارہی آبجیکٹیو یونیورسٹی پر واک تھرو پر مبنی ایک فلم بھی دکھائی گئی۔

مباحثہ میں شرکت کرنے والوں میں گجرات ہائی کورٹ کے وکیل خالد شیخ، الہدیٰ ویلفیئر ٹرسٹ بنگلور کے سکریٹری رؤف خاں، الامین ایجوکیشنل سوسائٹی بنگلور کے اعزازی خزانچی جے شفیع اللہ، الامین کالج کے ڈاکٹر محمد الیاس، ہیلپنگ ہینڈ سفرنگ ہارٹ کی محترمہ ملیکا صدیقی، افشاں صدیقی، رضا ایجوکیشن بنگلور کی بے نظیر بیگ، ممبئی ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنل کے صدر عامر ادریسی کے علاوہ بنگلور کے پروفیسر ایس نظار احمد، دبئی کے صنعتکار علیم الدین محمد، ایم سید عمر ایڈوکیٹ، آئی ٹی پروفیشنل محمد رفیق کے علاوہ امریکا سے آئے وفد اور شہر کی دیگر اہم شخصیات بشمول دانشور، صحافی اور سماجی کارکن شامل ہیں۔ ☐☐

آئی او ایس کمپیوٹر لرننگ سینٹر دہلی میں ایک مثالی ادارہ ہے: صفدر ایچ خاں

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس) اور آئی او ایس سینٹر فار کمپیوٹر لرننگ کی جانب سے 11 جنوری 2014 کو دہلی اقلیتی کمیشن کے مالی تعاون سے چل رہے شش ماہی ''ڈپلومہ ان کمپیوٹر اپلی کیشنز اینڈ ملٹی لینگول ڈی ٹی پی'' پاس کرانے والی طالبات کو سرٹیفکیٹ تقسیم کرتے ہوئے دہلی اقلیتی کمیشن کے چیئرمین صفدر حسین خاں نے کہا کہ آئی او ایس کا یہ کام قابل ستائش ہے اس کے ذریعہ طالبات کو کمپیوٹر کی تعلیم دی جارہی ہے جو ان کے کیریئر میں ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔ اس موقع پر انھوں نے 29 طالبات کو اس کورس کی تکمیل پر انھیں سرٹیفکیٹ تقسیم کیے اور بالترتیب اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والی شمائلہ، تسمیہ اور صبا پروین (اوّل) کو مومنٹو بھی پیش کیا۔ انھوں نے آئی او ایس کمپیوٹر لرننگ سینٹر کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ پوری دہلی میں آئی او ایس کمپیوٹر لرننگ پروگرام سب سے اچھا ہے اور خود آئی او ایس کا کام بھی مثالی ہے۔ اس موقع پر سینٹرل روڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں واحد مسلم خاتون سائنسداں محترمہ فرحت آزاد نے اپنے وعدے کے مطابق اوّل آنے والی طالبہ کو پانچ ہزار روپے نقد انعام دیا۔ عیاں رہے کہ کمپیوٹر لرننگ کا یہ چوتھا پروگرام ہے جبکہ اس سے قبل تینوں کورسیز میں بالترتیب 52، 30 اور 39 طالبات نے یہ سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ آئی او ایس کے کانفرنس ہال میں منعقد اس پروگرام میں انھوں نے دہلی اقلیتی کمیشن کی جانب سے اقلیتوں کے لیے جاری کیے گئے دو کتابچوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک کتابچے میں حکومت کی مختلف اسکیموں بشمول اسکالرشپ کا ذکر ہے تو دوسرے کتابچے میں اس سے متعلق فارم و دیگر تفصیلات شامل ہیں۔ صفدر حسین نے بتایا کہ دہلی کے نند نگری علاقے میں ایک آئی ٹی آئی کھولنے کی منظوری مل چکی ہے جبکہ جامعہ نگر میں بھی آئی ٹی آئی کھولنے کی کوشش جاری ہے۔

قبل ازیں جامعہ ملیہ اسلامیہ میں شعبہ جغرافیہ کی پروفیسر حسینہ حاشیہ نے کہا کہ دہلی اقلیتی کمیشن کی کاوشوں سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہونچا ہے جو کہ طالبات کو ایمپاور کرنے کی جانب ایک مثبت پہل ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ اچھی بات کہ مسلم لڑکیاں سائنس اور ٹکنالوجی کی تعلیم حاصل کر کے سماج میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ پروفیسر حاشیہ نے طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دین اور دنیا کو ساتھ لیکر چلنا ہے ایک ہزار سال قبل بھی ہم سائنس اور ٹیکنالوجی میں آگے تھے، آج ہمیں پھر اسی پوزیشن کو حاصل کرنا ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ نسل اگر آگے بڑھے گی تو آنے والی نسل بھی یقیناً علم سے آراستہ ہوگی۔ □□

دائیں سے ڈاکٹر فرحت آزاد، پروفیسر حسینہ حاشیہ، پروفیسر ایم اشتیاق اور مائک پر صفدر حسین خاں

درس قرآن

13 ر جنوری 2014 بروز پیر حسب روایت آئی او ایس کمیٹی روم میں درس قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں رسول اللہؐ کی عمومی صفت کو عید میلاد النبی کی مناسبت سے پیش کیا گیا۔ مولانا عبداللہ طارق نے سورۂ توبہ کے اخیر کی 2 آیتیں 128 تا 129 تلاوت فرمائیں۔ ان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ یہ ماہ ربیع الاول ہے اسی ماہ کی 9 یا 12 تاریخ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ لہٰذا اُسی زمانہ سے لے کر اب تک لوگ عید میلاد النبی مناتے آرہے ہیں۔ سامعین کو خطاب کرتے ہوئے مولانا عبداللہ طارق نے کہا کہ چونکہ آپ انسان تھے اور انسانی شکل ہی میں پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے، چنانچہ منکرین اسلام کو یہ کہنے کا موقع نہیں ملا کہ آپؐ تو دوسری مخلوق ہیں اس لیے ہم بحیثیت انسان آپؐ کا اتباع نہیں کر سکتے۔ اللہ جل شانہ نے انھی کی قوم میں سے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا تا کہ آپؐ لوگوں کو صحیح راستے کی طرف بلائیں۔ آپؐ اپنی قوم کے بہی خواہ، غمخوار و غمگسار تھے۔ ہمیشہ اپنی قوم کو صراط مستقیم پر لانے کے لیے کوشاں رہتے تھے، آپؐ کی ایک خاص صفت جس کو اللہ جل شانہ نے اس آیت میں بیان فرمایا کہ ''بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ'' آپؐ مومنوں کے ساتھ نرم دلی اور مہربانی کے ساتھ پیش آنے والے تھے۔ اس خاص موقع پر مولانا نے حجرۂ اسود کے واقعہ کا بھی ذکر کیا کہ آپؐ نے بڑی حکمت و دانائی سے حجرۂ اسود کو نصب کرنے کے سلسلے میں ہونے والے خون خرابے سے لوگوں کو بچایا اور ان ساری چیزوں میں اللہ کی مصلحت کارفرما تھی۔ اس پروگرام میں آئی او ایس اسٹاف کے علاوہ دوسری تنظیموں کے افراد نے خاصی تعداد میں شرکت کی اور یہ تقریباً آدھے گھنٹے تک جاری رہا، اخیر میں دعا کے ذریعے پروگرام کا اختتام ہوا۔ □□

آئی او ایس کا سفر منزل بہ منزل

’اسلامی اقتصادیات: گوشہ نشینی سے قومی دھارے کی جانب رواں دواں‘ بین الاقوامی کانفرنس میں دائیں سے ڈاکٹر عبدالعظیم اصلاحی، ڈاکٹر منظر کہف، ڈاکٹر اوصاف احمد، ڈاکٹر عمر چوپڑا، ڈاکٹر عبداللہ ترکستانی اور ڈاکٹر طاہر بیگ

’سبھی کے لیے شراکتی بینکنگ: تجارت کا تناسب‘ بین الاقوامی کانفرنس میں دائیں سے سلیمان این القملاس، ڈاکٹر انور ابراہیم، جسٹس اے ایم احمدی، ڈاکٹر محمد منظور عالم، حامد انصاری، کے رحمٰن خاں اور ایم بی این راؤ

PRINTED MATTER

FROM
IOS KHABARNAMA
162, Jogabai Main Road
JAMIA NAGAR
NEW DELHI-110025

Published from Institute of Objective Studies, 162 Jogabai Main Road, Jamia Nagar, New Delh- 110025
printed at Bharat Offset, 2035, Qasimjan Street, Delhi - 110006